فیضانِ صحابہ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔ (فردوس الاخبار، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں *: نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا * ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا * ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا * دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے،

جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا* صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا* بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں* اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا* دیکھ کر بیان کروں گا* پارہ 14، سورۃُ النَّحل ،آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃ**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا* نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا* اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا* مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا* قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا* نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عَظمت سے مُتَعلِّق مَدَنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قَدر بُلند ہے، ان کی مَحَبَّت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت ہے، ان سے بُغْض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغْض کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی کا واقعہ بیان کروں گا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس قدر بُلند مرتبہ کیسے حاصل ہوا، پھر میں صَحابی کی تعریف، صحابۂ کرام واَوْلیائے عِظام میں اَفضل کون ہے نیز صحابۂ کرام میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب آپ کے گوش گُزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، اس کے بعد ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت سے مُتَعلِّق آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ طِیِّبہ سُن کر ان نُفُوسِ قُدسِیّہ کے مَقام و مرتبہ کو دل میں بٹھانے اور ان کی گُستاخی و بے ادبی سے بچنے اور بے ادبوں کی صحبت سے دور رہنے کی بھی نیت کریں گے، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کی پیروی سے مُتَعلِّق چند فرامینِ مُصْطَفٰے اور ان کے طریقے پر چلنے کی بَرَکت سے اُخْرِوِی فوائد پانے والوں کے چند واقعات بھی بیان کیے جائیں گے۔ بیان کے اِخْتِتام پر میں آپ کو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اس تعلق سے بھی کچھ مہکتے مہکتے مدنی پھول پیش کروں گا اور پھر مُصافَحہ کرنے (یعنی ہاتھ ملانے) کے مدنی

پھول پیش کرنے کی بھی سعادت حاصل کروں گا۔ ان شآء اللہ عزوجل

آیئے! سب سے پہلے حضرتِ عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شانِ صحابہ میں لکھی ہوئی منقبت کے اشعار پیش کرتا ہوں، پھر ان شآء اللہ عزوجل سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکافی کی حکایت سُنتے ہیں:

شانِ صحابہ (منقبت)

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ — کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے — مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ

رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر — نبی کو رہا انتظارِ صحابہ

خلافت، امامت، ولایت، کرامت — ہر اک فضل پر اقتدارِ صحابہ

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں — ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

کمالِ صحابہ، نبی کی تمنا — جمال نبی ہے قرارِ صحابہ

یہ مہریں ہیں فرمانِ ختم الرسل کی — ہے دین خدا شاہکارِ صحابہ

صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر — رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں — انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد — لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ

انہیں میں ہیں اصحابِ شجرہ نمایاں — جنہیں کہتے ہیں رازدارِ صحابہ

انہیں میں حسین و حسن، فاطمہ ہیں — نبی کے جو ہیں گل عذارِ صحابہ

پس مرگ اے اعظمؔی یہ دعا ہے　　　　بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا بِشّر حافی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی کا واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی فرماتے ہیں: ”میں ایک بار خواب میں حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے بِشّر! کیا تم جانتے ہو کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے تمہیں تمہارے ہم عَصر اَوْلیاء (اپنے زمانے کے اولیاء) سے زِیادہ بُلند مَرتبہ کیوں عطا فرمایا؟“ مَیں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کا سبب نہیں جانتا۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بِاِتِّبَاعِكَ لِسُنَّتِی، کہ تم میری سُنّت کی پیروی کرتے ہو۔ وَخِدۡمَتِكَ لِلصَّالِحِیۡنَ، اور صالحین کی خِدمت کرتے ہو۔ وَنَصِیۡحَتِكَ لِاِخۡوَانِكَ، اور اپنے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو، وَمَحَبَّتِكَ لِاَصۡحَابِیۡ وَاَهۡلِ بَیۡتِیۡ اور میرے صحابہ اور میرے اہلِ بیت (رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن) سے مَحبّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں اَبرار (یعنی نیک لوگوں) کی مَنازِل تک پہنچادیا ہے۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ص ۳۱)

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور　　نجم ہیں اور ناؤ ہے عِطرت رسول اللہ کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیۡہِ

رَحمَۃُ اللہِ الکافی کو اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رِضْوانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت اوران کی پیروی کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کس قَدر اِنعام واِکرام سے نوازا کہ اِنہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت بھی نصیب ہوئی اور اپنے ہم عَصر اولیا میں بُلند مَرتبہ پر فائز بھی فرما دیا۔ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت کو دل میں بسا کر ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنی چاہیے اور جو لوگ ان کی شان میں زبانِ طَعَن دَراز کرتے ہیں ان کی صُحبت سے دور رہ کر ایسے عاشقانِ رسول کی صُحبت اپنا لینی چاہیے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خُوب خُوب شان بیان کرتے ہوں، ان کا نام لیتے وقت زبانوں پر تَعظِیماً رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم جاری ہو جاتا ہو۔ یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تَعظیم ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تَعظیم وتَوقِیر کے لائق ہیں یہ وہ مُقدَّس و مُبارک ہستیاں ہیں، جنہوں نے امامُ الانصارِ وَالمہاجِرین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْك کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تَن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور اَبدی پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے کَمر بَستہ ہو گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان مُبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آج جن کا تَصوُّر بھی مُشکل ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوئے زیبا کی زِیارت وہ عَظیم سعادت ہے کہ دُنیا جہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر

نہیں ہو سکتی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم تو وہ ہیں کہ شب و روز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت اور آپ کی صُحبتِ فَیض سے مُستَفیض ہوتے رہے، قرآن و دین کو حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زبان سے سُنا اور بے واسِطہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَوامِر ونَواہِیْ (احکامات) کے مُخاطب رہے۔ ان مُقدَّس ہستیوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بے حد فَضْل و کرم ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے ان پاکیزہ نُفُوس کی مَحبَّت دل میں بسائیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بَسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! صحابی کی تعریف سُنتے ہیں:

صحابی کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا صُحبت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے۔

(مراۃ المناجیح، ۸/۳۳۴)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صُبح عید ہوتی تھی
خُدا کا قُرب حاصل تھا نبی کی دِید ہوتی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام اَفْضَلُ الْاَولِیاء ہیں

یادرکھئے! تمام علماء و اکابرِ اُمَّت کا اس مسئلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ''اَفۡضَلُ الۡاَوۡلِیَاء'' (یعنی تمام اولیاء کرام سے افضل) ہیں۔ یعنی قیامت تک کے تمام اولیاء اگرچہ درجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہوجائیں، ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللہ** ربُّ الۡعٰلمین عزوجل نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمعِ نبُوَّت کے پروانوں کو مرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند وبالا مَقام عطا فرمایا ہے اور ان مُقدَّس ہَستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کَرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اولیاء کے لیے اس مِعۡراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن سے اس قَدر زِیادہ کَرامتوں کا صُدُور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام سے کَرامتیں منقول ہیں لیکن یادرہے، کثرتِ کرامت، اَفضلیتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایَت دَرۡ حقیقت قُربِ اِلٰہی کا نام ہے۔ یہ قُربِ اِلٰہی جس کو جس قدر زِیادہ حاصل ہوگا، اُسی قدر اُس کی وِلایت کا دَرَجہ بُلند سے بُلند تر ہوگا۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان چونکہ نگاہِ نبُوَّت کے اَنۡوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیوض وبَرکات سے مُسۡتَفِیۡض ہیں، اس لیے بارگاہِ خُداوَندی میں ان ہَستیوں کو جو قُرۡب و تَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوۡلِیَاءُ اللّٰہ کو حاصل نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الۡمدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفۡحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفۡحَہ 252 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفۡتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی

فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ اَہلِ خَیر و صَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، اُن کا جب ذِکر کیا جائے تو خَیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا فَرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی و گمراہی واِستِحقاقِ جہنَّم (یعنی جہنم کی حقداری) ہے۔

مزید فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اَعلیٰ و اَدنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنَّتی ہیں، وہ جہنَّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِستِقْبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وَعدہ تھا، یہ سب مَضْمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۵۴)

صحابہ میں افضلیت کی ترتیب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رَضَویہ" شریف 28 ویں جلد صفحہ 478 پر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"اہلِ سُنَّت وجماعت نَصَرَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا اِجماع (اِتفاق) ہے کہ مُرسلینِ ملائکہ ورُسُل و انبیائے بشر صَلَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی وَتَسۡلِیۡمَاتُہٗ عَلَیۡہِمۡ کے بعد حضراتِ خُلفائے اَرْبعہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ اَوَّلین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بُزرگی و عظمت وعزت ووَجاہت وقبول وکَرامت وقُرب ووِلایت کو نہیں پہنچتا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۷۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خُلفائے اَربعہ راشدین کے بعد بقیہ عَشرۂ مُبشَّرہ و حضراتِ حَسَنَیْن و اَصحابِ بَدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضوان کے لیے اَفضلیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنَّتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو (شخص) حضرات شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو مَعاذَ اللہ بُرا کہے، کافر ہے، اور اگر مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہ الکَرِیم کو صدیقِ اکبر اور عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے اَفضل بتائے تو کافر نہ ہو گا مگر گُمراہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

انہی صحابۂ کرام میں سے حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی جَلِیْلُ الْقَدَر صحابی ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کاتبِ وحی اور شاہانِ اسلام میں سے پہلے بادشاہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بادشاہی اگرچہ سَلطَنت ہے مگر کس کی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود خِلافت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سپُرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ یا آپ کے والد حضرت سَیِّدُنا ابو سُفیان یا والدہ ماجدہ حضرتِ ہِندہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم کی شان میں بے اَدَبی کرنا بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو ایذا دینا ہے۔ (ہمارا اسلام، ص ۱۱۲، ملخصًا)

نیز صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام،

حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔(بہارِ شریعت)

قرآنِ پاک اور شانِ صحابہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان نُفُوسِ قُدۡسِیَّہ کی فَضیلت ومَدۡح میں قرآنِ پاک میں جابجا آیاتِ مُبارَکہ وارِد ہوئی ہیں، جن میں ان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور انہیں دُنیا ہی میں مَغفرت اور اِنعاماتِ اُخرِوی کا مُژدہ سُنایا گیا ہے۔ جن مُقدَّس ہستیوں کے اَوصافِ حمیدہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ خود بیان فرمائے تو ان کی عظمت و رِفعَت کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ پارہ 10، سورۃُ الاَنۡفال کی آیت : 74 میں فرمانِ خُدائے ذُو الۡجلال ہے۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِیۡمٌ ﴿۷۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور ان کی مَدد کی۔ وُہی سچے ایمان والے ہیں انکے لیے بخشش ہے اور عِزّت کی روزی۔

اسی طرح پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت 100 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام کو اپنی رِضا، جنّت اور کامیابی کا مُژدہ سُناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۰۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: **اللہ** ان سے راضی اور وہ **اللہ** سے راضی اور ان کیلئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیثِ مبارکہ اور شانِ صحابہ

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان کس قَدَر بُلند وبالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اَعمال قَبول فرما کر انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ، جنّت کی بشارت اور بڑی کامیابی کی نَوید سُنادی، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کی عَظمت وشان بیان فرمائی ہے: آیئے ہم بھی حُصُولِ بَرَکت کیلئے صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی عظمت پر 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابہ کرام کی عظمت پر 5 فرامینِ مصطفٰے

1. میرے صحابہ کے مُعاملے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں۔ (حلیۃ الاولیا، ۱/۳۱۱)
2. ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسۡلِیۡم سے پوچھا، کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، مَیں ہوں

اِس کے بعد دوسرے زَمانے کے اور اُس کے بعد تیسرے زَمانے کے۔(مسلم ، کتاب فضائل الصحابہ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم) کو نبیوں اور رَسُولوں (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فَضِیلَت دی ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ ، ۷۳۶/۹، حدیث: ۱۶۳۸۳)

4. اس مسلمان کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زِیارت کا شَرَف حاصل کیا ہو۔(ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصحبہ، ۴۶۱/۵، حدیث: ۳۸۸۴)

5. میرے صَحابہ میں سے جو صحابی جس سَر زَمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لیے نُور اور رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبَّ اصحاب النبی، ۵/ ۴۶۴، حدیث: ۳۸۹۱)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یقیناً صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان بہت بُلند وبالا ہے، کوئی بھی نماز و روزہ و دیگر نیک اعمال کے ذَریعے ان کے مَقام و مرتبہ کو ہرگز ہرگز نہیں پا سکتا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسۡعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: "(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اِجۡتہاد میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے بڑھنا چاہتے ہو (یادرکھو! ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر

ہیں۔ ”لوگوں نے عرض کی: ”اے ابو عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے ؟“ ارشاد فرمایا: ”وہ دُنیا میں سب سے زیادہ زُہد اِختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رَغبت رکھتے (اس لئے تمہارے اَعمال اگر ان سے زیادہ ہو بھی جائیں تب بھی اَجر و ثواب میں کم ہی رہیں گے)۔“ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، کلام ابن مسعود، ج۸، ص۱۶۲، الحدیث ۳۵)

ایک دن اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فجر کی نماز پڑھ کر بے قَراری کے ساتھ ہاتھ مَلتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو جس حال میں دیکھا ہے، آج میں کسی آدمی میں ان کی مُشابہَت کا اَثر نہیں دیکھتا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآنِ مجید پڑھا کرتے تھے۔ صُبح کو ان کے بال پَراگَندہ اور چہرہ زَرْد دِکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈُگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تَر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غَفلت اور بے خَوفی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خَوفِ خُداوَندی کا اَثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابۃ والتابعین والسلف الصالحین ج۴، ص۲۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی

فیضانِ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم

وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے دَور کے مُسلمانوں کی عَمَلی حالت پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عِبادت ورِیاضت ، قرآنِ پاک کی تِلاوت پر اِستِقامت کو یاد فرمارہے ہیں۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دِن بَدن گُناہوں کی دَلدَل میں دھنستے جارہے ہیں ، ہمارے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں میں بسر ہورہے ہیں۔ اَوّلاً تو نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی نیکی کر بھی لیں تو یہ تَمنّا ہمیں تنگ کرتی رہتی ہے کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہوتی رہے۔ نیک نامی بڑھتی رہے۔ اے کاش! ہمیں یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں ، اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بِالْخُصُوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عِبادت ظاہر کرنے کی حِرص نَفْس کے اَندر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کر دے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مَقام ومَرتبے کا علم ہی نہیں ہوگا تو وہ بے چارے تیری پَیروی سے مَحْروم رہ جائیں گے ، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا اور رَہنُما) کیسے بنے گا؟ تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستِقامت وثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ

جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندوں سے اَجر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے، اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہو جائے لیکن اللہ تَعَالٰی کے نزدیک اُس کا مقام و مرتبہ گر جائے! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہو جائے! پھر نفس کو اِس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجِز و لاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حَیات کے مالِک ہیں۔

یاد رکھیے! عِبادت و رِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور دیگر نیک اعمال کرتے وقت خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا مقْصود ہونی چاہیے ورنہ عمل کا ثواب تو ہاتھ سے جائے گا ہی بلکہ ایسا شخص ریاکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہو کر ناراضیٔ رَبِّ قہّار کا بھی حقدار ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے فقط اپنی رِضا کی خاطر نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبّت میں زندگی گزارتے ہوئے ایمان و عافیّت کیساتھ شَہادت کی موت عطا فرمائے اور جنّت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پڑوس عطا فرمائے۔ کیونکہ جو دُنیا میں جس سے مَحبّت کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ اور محبتِ صحابہ

حضرتِ سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، ''قیامت کب آئے گی؟'' فرمایا، ''تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کی، ''کچھ نہیں مگر مَیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا ہوں۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ''تم اُسی کے ساتھ رہوگے جس سے مَحبّت کرتے ہو۔'' حضرتِ سَیّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی شے سے اتنی خُوشی نہیں ہوئی جتنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قول سے ہوئی کہ ''تم جس سے مَحبَّت کرتے ہو اُسی کے ساتھ رہوگے'' حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیّدُنا صِدّیق و عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ساتھ مَحبَّت کرتا ہوں اور مجھے اُمّید ہے کہ ان سے مَحبَّت کرنے کی وجہ سے میں انہی کے ساتھ رہوں گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔الخ، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸)

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

حضرتِ سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، سرکارِ نامدار، دو عالم کے

مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے مَحبَّت کرے اور جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرے اور جو میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرے اور جو قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مَساجد سے مَحَبَّت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں، جنہیں اللہ تَعَالٰی نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں بَرَکت رکھی۔ پس یہ خَیر و بَرَکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خَیر و بَرَکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نمازوں میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی ضَرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مَساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو اپنے مَقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔'' (المجروحین لابن حبان، ابو معمر، ج ۲، ص ۵۱۰، الرقم ۱۷۲ ابتغیرٍ، بحوالہ حکایتیں اور نصیحتیں ص ۴۸۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے حُضُور سراپا نُور، شافِعِ یومُ النُّشور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُرنُور ہے: ''جس نے میرے کسی صحابی کو خوش کیا، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کر کے جنّت میں داخل فرمادے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابو اَیُّوب سَختِیانی کا قول

حضرت سَیِّدُنا ابو اَیُّوب سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں: جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی، اس نے دین کی نشانی قائم کی۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے دین کا راستہ واضح کیا۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے نورِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ سے روشنی پائی۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَحَبَّت کی اس نے عُرْوَۂ وُثْقٰی یعنی مضبوط رسی کو تھام لیا۔ جس نے کہا: حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں خیر ہی خیر ہے وہ نِفاق سے بری ہو گیا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر)

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ صحابہ کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت حُصولِ جنَّت، جنَّت میں ان کی معیَّت (ہمراہی)، نِفاق سے

بَراءَت (منافقت سے چھٹکارا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کا ذَریعہ ہے۔ تو جو خوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان نُفُوسِ قُدسِیّہ (یعنی پاک ہستیوں) کی پیروی کرتا ہے وہ رضائے رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ پانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے **اللہ** ان سے راضی اور وہ **اللہ** سے راضی۔ (پ۱۱، التوبہ: ۱۰۰)

صدرالافاضل حضرت مولانا سَیِّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ اِیماندار مُراد ہیں جو ایمان وطاعت ونیکی میں اَنصار ومُہاجرین کی راہ چلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمُ اِقْتَدَیْتُمُ اِہْتَدَیْتُمْ'' یعنی میرے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ستاروں کی مانند ہیں پس تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکاۃ، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللہ! کیسی نَفیس تَشْبِیْہ ہے، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری

حدیث میں اپنے اہلِ بیت (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو کشتیٔ نُوح فرمایا، سمندر کا مُسافر کشتی کا بھی حاجَت مَنْد ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبَری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنُمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اس طرح اُمَّتِ مُسْلِمہ اپنی ایمانی زِندگی میں اہلِ بیت اَطہار (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابہ ٔ کِبار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بھی حاجَت مَنْد، اُمَّت کے لئے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کی اِقْتِداء میں ہی اِہْتِداء یعنی ہدایت ہے۔ (مرآۃ ج۸، ص ۳۴۵)

شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضُور

نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُولُ اللہ کی

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز کے بعد حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں چند نصیحتیں فرمائیں جن سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہمارے دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگئی، ایک شخص نے کہا کہ یہ تو کسی بچھڑ کر جانے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے ایسے میں آپ ہم سے کیا عَہد لینا چاہیں گے۔ تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، میں تمہیں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے ڈرنے نیز اَمیر کی بات سُن کر اس کی اِطاعت کرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں اگرچہ کسی غُلام کو تمہارا اَمیر بنادیا جائے اور تم میں سے جو زِندہ رہے گا وہ بہت سے اِختلافات دیکھے گا لہٰذا اِنتہائی گُمراہ کُن بدعتوں سے بچتے رہنا تم میں سے

جو شخص وہ وقت پائے اس کے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سُنَّت پر عمل کرنا ضَروری ہے اسی سُنَّت پر سختی سے کاربند رہنا۔(ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ، ۴/۳۰۸، حدیث: ۲۶۸۵)

حضرتِ سیّدُنا حَسَن بَصرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”جو کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اَسلاف کی پیروی کرے، جو حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، یہی اس اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں، ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں، ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں تکلُّف (یعنی بناوٹ و نمائش) نہ ہونے کے برابر تھا۔ یہ وہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ تھے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت اور دین کی تبلیغ کے لئے مُنتَخَب فرمایا، پس تم ان کے اخلاق وعادات اور ان کے طَور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سَیّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم! یہی حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ (حلیۃ الاولیا)

صِدّیق و عُمر کا وَسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے استاذ کے ایک رفیق فوت ہوگئے۔ استاذ صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلَہ فرمایا؟“جواب دیا:”اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے میری مَغْفِرت فرما

دی۔ ’’پوچھا: ’’مُنْکَر نَکِیْر کے ساتھ کیسی رہی ؟‘‘جواب دیا: اُنھوں نے مجھے بِٹھا کر جب سوالات شُروع کئے، تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرشتوں سے کہہ دیا: ’’حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔‘‘ یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: ’’اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وَسِیلہ پیش کیا ہے لٰہذا اس کو چھوڑ دو۔‘‘ چنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اِنتہائی اَدَب واِحترام کے ساتھ ذِکرِ خیر کرے، ان کی عَقِیدت و مَحبَّت کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ ان کی مَحبَّت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہے اور ان سے بُغض رکھنا مُنافقت کی علامت اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا سبب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو سعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، مَحبوبِ رَبُّ الْعزت، مُحسنِ انسانیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ’’جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرا کہے اس پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی لعنت ہو۔‘‘

(معجم الاوسط، ۱/ ۵۰۰، حدیث: ۱۸۴۶)

سَیِّدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جن کے دُشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

ان سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے انہیں (صحابہ کو) ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے۔'' (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس کی شرح میں فرماتے ہیں: صحابۂ کرام میں سے کسی کو ستانا درحقیقت مجھے ستانا ہے۔ امام مالک(رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)فرماتے ہیں کہ صحابہ کو بُرا کہنے والا قَتْل کا مُسْتَحِق ہے کہ اس کا یہ عمل عَداوَتِ رسول کی دلیل ہے۔''(مرقاۃ)اور عَداوتِ رسول، عَداوتِ رَبّ ہے۔ ایسا مردود دوزخ ہی کا مُسْتَحِق ہے۔'' (مرآۃ ج۸، ص۳۴۳، ملخصًا)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: میرے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (راہِ خدا میں) خَرچ کرلے تو بھی وہ ان میں سے

کسی ایک کے مُد (یعنی سیر بھر) یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

(ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی النھی عن سبّ أصحاب رسول اللہ، ۴/ ۲۸۲، حدیث: ۴۶۵۸)

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر ابُو بکر، عُمر، عُثمان اور علی (رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی مَحَبَّت کو فرض کر دیا ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے تو جو ان میں سے کسی ایک سے بھی بُغْض رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز قبول فرمائے گا، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج۔ اور اسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسند الفردوس، ۱/ ۱۷۳، حدیث: ۶۴۵)

الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ

امام ابنِ حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ان میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہلاک اور ذلیل و رُسوا کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بُرائی سے ذِکر کیا جائے مثلاً ان کی طرف کسی عَیْب کی نِسبت کی جائے تو اس میں مُبتلا ہونے سے روکنا نہ صرف واجب ہے بلکہ تمام بُرائیوں کی طرح

حَسْبِ اِسْتطاعت پہلے اپنے ہاتھ، پھر زبان اور پھر دل سے اس کا اِنکار کرنا واجب ہے، بلکہ یہ گُناہ سب سے زِیادہ بُرا اور قَبِیْح ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام پر "لعن طعن" کرنا بہت قبیح فعل (یعنی بُرا کام) ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُن کی تعریف کرتے ہیں اور یہ گُستاخ ان کی ذات کو طَعَن وتَشْنِیْع کا نشانہ بناتا ہے یقیناً اس کا یہ فعل عقیدے کی کمزوری اور نِفاق کے سبب سے ہے۔ ایسے لوگ آخرت میں تو ذَلیل وخوار اور عذابِ نار کے حقْدار ہونگے دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ

گُستاخ بندر بن گیا

حضرت سیِّدُنا نورُ الدّین عبد الرحمٰن جامی قُدِّسَ سرُّہُ السَّامی اپنی مشہور کتاب شَواھِدُ النَّبُوَّۃ میں نقل کرتے ہیں تین افراد یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شیخینِ کریمین (حضرت ابو بکر صِدّیق اور حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما) کا گُستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وقت آیا تو ان میں سے دو نے اُٹھ کر وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عرب و عجم، مَحبوبِ ربِّ

اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل وخوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔" جب وہ گُستاخ اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے رُفَقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطَرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جاملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائِف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر اُنہوں نے ان کو کوئی اَذِیّت نہ دی اور وہ بندر نُما گُستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور اِنہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب بندر واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۰۳)

گردن میں لپٹا ہوا سانپ

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: مجھے ایک میِّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چِہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۳)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالیاں دینا گناہ، بہُت سخت گناہ، قَطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

حضرتِ صَدرُ الاُفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: مُسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمِ الرِّضْوَان) کا نہایت اَدَب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحبَّت حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبَّت ہے اور جو بد نصیب صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دُشمنِ خُدا ورسول ہے۔ مُسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت کو دل میں بٹھا کر ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے اور جو لوگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں زبانِ طَعن دَراز کرتے ہیں ان کی صُحبتِ بد سے دُور رہنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں کراماتِ صحابہ اور صحابۂ کرام کا عشقِ رسول کا مُطالعہ کیجئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے صحابۂ کرم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل سے مُتعلِّق بیان سُنا، سب سے پہلے آپ نے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

الکافی کی حکایت سماعت فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم کے طریقے پر چلنے اوران سے محبت کرنے کے طفیل نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف فرماکر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری بھی عطا فرمادی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے اولیائے کرام میں بلند وبالا مقام پر فائز ہیں۔ اس حکایت کے بعد ہم نے صحابی کی تعریف سُنی کہ صحابی وہ خوش نصیب انسان ہوتا ہے جو ہوش وایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت میں حاضر ہوا ہو اور اس کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا ہو سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! خدا کی قسم کسی عابد کی عبادت نہ کسی ولی کی کَرامت اس مرتبہ کو پہنچ سکتی ہے جو مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایک دیدار سے مل گیا یہ ایسی نعمت ہے جس کے سبب صحابۂ کرام سَعادتوں کی مِعراج پر جا پہنچے۔ نیز آج کے بیان سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام میں بعدِ انبیاء ومُرسلین وملائکہ تمام مخلوق سے افضل حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں پھر حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر مولی علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ یعنی وہ دس خوش نصیب صحابۂ کرام کہ جنہیں حُضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنْبرِ اَقْدس پر جلوہ فرما ہو کر جنّت کی بشارت مَرحمت فرمائی اور حضراتِ حسنین واصحابِ بدر واصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضلیّت ہے اور یہ سب قَطعی جنّتی ہیں۔ اس کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں نازل ہونے والی آیاتِ مُقدّسہ

اور احادیثِ مُبارَکہ سے مزید ان نُفُوسِ قُدسِیّہ کا مَقام و مرتبہ واضح ہوا۔ پھر اِتباعِ صحابہ کے بارے میں یہ فرمانِ مصطفےٰ بھی سنا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے راہ پاجاؤگے، اس کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کا وسیلہ بہت ہی فائدہ مند ہے اس کی برکت سے ایک شخص کو قبر میں مُنْکَر نَکِیْر کے سوالات سے نَجات مل گئی۔ اس کے علاوہ گُستاخِ صحابہ کے عِبرت ناک انجام سے مُتعلِّق چند واقعات سُن کر ہمیں یہ بھی درس ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کی شان میں اَدْنٰی سی گُستاخی بھی آخرت میں سَخْت سے سَخْت مُشکل میں مُبتلا کر سکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے اور بے ادب و گُستاخوں کی صحبت سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سینوں میں بسانے کے لئے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

(1) کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ مثلاً مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں حکایتیں اور نصیحتیں، خلفائے راشدین، کراماتِ صحابہ، صحابہ کا عشقِ رسول وغیرہ۔

(2) صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر چلنے کیلئے ایسے

عاشقانِ رسول کی صُحبت انتہائی ضَروری ہے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحبّت کرتے ہوں اَوْلیاءُ اللہ کو مانتے ہوں، جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، دن رات آخِرت کی فَلاح کے لئے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش میں مَصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتی اور عِشقِ رسول میں آنسو بَہاتی ہوں، تو قَوی اُمّید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہی کیفیّات ہمارے دل میں بھی سَرایت کر جائیں گی۔

مدرسۃ المدینہ (بالغان): اچّھی صُحبت پانے کے لئے پریشان ہونے کی قَطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صُحبت پانے کا بہترین ذریعہ ہے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ حصہ لیجئے، ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَساجِد میں عُموماً عشا کی نماز کے بعد ہزارہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فی سبیل اللہ قراٰنِ کریم سیکھتے ہیں۔

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الْاَنَام عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ مگر یہ ثواب اسی صورت میں ملے گا جب قرآنِ پاک کو دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بسا اَوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُستَحِق بن جاتا ہے مثلاً اَلْحَمْدُ میں اگر کوئی (ح) کو (ہ) پڑھے تو اَلْھَمْدُ کا معنی "ہلکا اور کمزور ہو جانا" ہے جبکہ اَلْحَمْدُ کا معنی "تمام تعریفیں" ہے۔ مذکورہ مثال سے معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کی

تِلاوت میں تَلَفُّظ کی غلطی کی وجہ سے کیا سے کیا معنی بن جاتے ہیں اور ایسا کرنے والا قراٰنِ پاک سے اِکتسابِ فَیض کے بجائے عذاب کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔ قراٰنِ مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَص۔ حِی۔ ح) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۳۴۳)

قراٰنِ مجید پڑھنا اور پڑھانا دونوں ہی باعثِ فضیلت ہیں چنانچہ نبیِّ مُکرَّم نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(صَحیحُ البُخارِی ج۳ص۴۱۰حدیث ۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمن سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجِد میں قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔

(فَیضُ القَدیر ج۳ص۶۱۸ تحتَ الحدیث ۳۹۸۳)

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو شخص جوانی میں قرآن سیکھے قرآن اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہو جاتا ہے اور جو اسے بڑھاپے میں سیکھے اور اسے قرآن بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوجود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔'' (کنز العمال کتاب الاذکار الحدیث ۲۳۷۸ ج ا ص ۲۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اسی صورت میں ملے

گا کہ ہم نے حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھا ہو گا۔ جو اسلامی بھائی کسی مجبوری کے سبب ابھی تک قرآن پاک نہیں پڑھ سکے تو مدرسۃ المدینہ (بالغان) ان کے لیے بہترین موقع ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اس کے ذریعے درست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف دعائیں، نماز و روزہ غُسل وطہارت کے ضروری مسائل اور بہت سی سُنّتیں اور آداب بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے بہت سے بے عمل افراد کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

گھر میں مدنی انقلاب: مدینہ پور (دنیاپور، ضلع لودھراں، پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میری عملی حالت اِنتہائی افسوس ناک تھی، نماز روزے سے دور، فَحاشی وبدنگاہی کا دِلدادہ اور دِینی معلومات سے نابلد تھا۔ ہمارا پورا گھرانا ہی فلموں، ڈراموں کا بے حد شوقین تھا۔ میری تاریک زِندگی میں نیکیوں کی صُبح اس وقت طُلوع ہوئی کہ جب ہم خانیوال شہر میں رہتے تھے ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں تَجوِید و قرأت کے مُطابق قراٰنِ پاک پڑھنے کا ذِہن دیا۔ ان کے سمجھانے پر میں نے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے نماز روزہ، وضو و غسل وغیرہ کے مسائل سیکھے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قریب تر ہوتا چلا گیا، اسی دوران

امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے سے فکرِ آخرت کا ذہن ملا۔ جب میں مکمل طور پر مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا تو گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش شُروع کر دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور امیرِ اہلسنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دیئے گئے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر عمل کی بَرَکت سے ان میں بھی مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فلموں ڈراموں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ سبھی امیرِ اہلسنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَو شَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

(1) دو مُسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سُنَّت ہے (2) رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں (3) نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: "جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲)

(4) "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج ۶ ص ۴۷۱)

(5) ہاتھ مِلاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مَغْفِرت فرمائے) (6) دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴)

(7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مُسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عَداوَت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے

گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(کَنزُالعُمّال ج۹ ص۵۷)

(9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سُنَّت نہیں مُصافَحہ دو ہاتھ سے کرنا سُنَّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سُنَّت نہیں (12) ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً)

(13) اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ مِلانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گُناہ ہے (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۹۸)

(14) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سُنَّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد